رِحْلَةُ صِدْقٍ وَتَصْدِيقٍ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا عَلَى نِعَمِهِ الْكُبْرَى، سُبْحَانَهُ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى﴾، وَعَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَوَاتِ الْعُلَى، فَرَأَى ﴿مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَنَبِيُّهُ الْأَزْكَى، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ لِهَدْيِهِ اقْتَفَى. **أَمَّا بَعْدُ:**

فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ**﴾.

عزیز بھائیو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والو! ہم پر ایک عظیم اور بابرکت موقع سایہ اَفگن ہے، جو اپنے واقعات میں عظیم اور معانی میں عمیق ہے، جس کے پیغامات جامع اور اَقدار بلند ہیں، یہ واقعہ اِسراء و معراج کا ہے، وہ سفر جس میں صِدق و تصدیق کا درس ہے، جسے ربِ کریم نے سورۂ نجم میں دوام بخشا، اور اُس میں اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی قسم کھائی ہے، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: ﴿**وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى، مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَى، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى**﴾: "ستارے کی قسم ہے جب وہ ڈوبنے لگے، تمھارا رفیق نہ گمراہ

ہوا ہے اور نہ بہکا ہے، اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے، یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے". یعنی: وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں فرماتے، کَلَّا وَحَاشَا، وہ تو وہی کہتے ہیں جس کا اُنہیں حکم دیا گیا ہو، اور اُسے پورے کمال کے ساتھ، مِنْ وَعَنْ، بغیر کسی کمی بیشی کے لوگوں تک پہنچاتے ہیں، ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى﴾: "اس نے جھوٹ نہیں کہا تھا جو دیکھا تھا". یہ سفر درحقیقت "صِدق" کا مظہر ہے، "صِدق" عربی زبان میں کسی خبر کا حقیقت کے مطابق ہونے کو کہتے ہیں، یہ سفر الصادق الامین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا سفر تھا، جنہوں نے اپنی قوم کو واقعۂ معراج کی خبر دی، تو فرمایا: «لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِي، وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ، فَظِعْتُ بِأَمْرِي، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ»، "جس رات مجھے معراج کا سفر کرایا گیا اور میں بوقتِ صبح مکہ میں تھا، میں گھبرایا ہوا تھا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ لوگ مجھے جھٹلا دیں گے". چُنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو اس سفر کی خبر دی، تو انہوں نے جھٹلایا، حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت سے بخوبی واقف تھے، مگر انہوں نے جو کہنا تھا سو کہا، جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے درمیان پچاس سال سے زائد کا عرصہ گزارا تھا، وہی قوم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "الصادق الامین" کا لقب دیا تھا، آج وہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اَقدس میں

نامناسب باتیں کرنے لگے تھے، قطع نظر اِس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ کریم و خُلقِ عَظیم کے مالک ہیں.

تو میرے بھائیو، کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کر سکتا ہے، جبکہ اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر گواہی دی؟ ﴿وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا﴾، "اور اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے"؟ وہی رَبُّ العالمین اَصدقُ القائِلین، نبی کریم الصادق الأمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرما رہا ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى﴾، "اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا". بلا شبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سچے وصادق ہیں جن کی اطاعت کا حکم اللہ رب العزت نے اپنے اِس فرمان میں دیا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾، **"اے ایمان والو!** اللہ اور رسول کا حکم مانو جس وقت تمہیں اس کام کی طرف بلائے جس میں تمھاری زندگی ہے".

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سچے وصادق ہیں، جنھوں نے اپنے قول اور اس پر یقینِ کامل کی قسم کھائی اور فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنِّي إِلَّا حَقٌّ»، "قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہِ قُدرت میں میری جان ہے، میری زبان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا". آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سچے وصادق ہیں جنھوں نے ہمیں صِدق وسچائی کا

سبق دیا، ہمیں صِدق و سچائی کی طرف دعوت دی، اور صِدق و سچائی ہی کو محبتِ الٰہی و محبتِ رسول کی شرط قرار دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: «**فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ: فَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ**»، "اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول تم سے محبت کرے، تو امانت ادا کرو جب تمہیں امانت دار بنایا جائے، اور سچ بولو جب تم بات کرو".

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سچے و صادق ہیں جن کے چہرِہ انور کو دیکھ کر کہا گیا: "**لَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ**"، "جب میں نے ان کا چہرہ دیکھا، تو جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا". **آپ صلی اللہ علیہ وسلم** وہ سچے و صادق ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے اُن اَنبیاءِ صادقین کا خاتَم بنا کر بھیجا، جن کے بارے میں فرمایا، ﴿**وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا**﴾، "اور ہم نے بنائی اُنکے لیے سچائی کی زبان بلند".

میرے بھائیو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والو! جب آپ علیہ السلام کی معراج کو جھٹلانے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: **هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ؟ يَزْعُمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ. قَالَ: أَوَقَالَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ.** "یہ آپ کا ساتھی اس قسم کا دعویٰ کر رہا ہے کہ آج رات اُسے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، آپ اسکے

بارے میں کیا کہیں گے ؟ حضرت ابوبکر صدیق رضِی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا واقعی انہوں نے ایسا کہا ہے ؟اُنہوں نے کہا: ہاں واقعی ایسا کہا ہے ". اُس وقت حضرت صدیق اکبر رضِی اللہ عنہ نے ایسا تاریخی جملہ ارشاد فرمایا جو مضبوط پہاڑوں کی طرح رہتی دنیا تک راسخ ہو گیا، آپ نے فرمایا: إِنْ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ، أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ يَأْتِيهِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. "اگر انہوں نے یہ فرمایا ہے تو بے شک سچ فرمایا ہے، میں تو اُن کی اِس سے بھی بڑی باتوں میں تصدیق کرتا ہوں، میں اُن پر اُس آسمانی خبر کا بھی یقین رکھتا ہوں جو اُنکے پاس صبح کے وقت آئے یا شام کے پہر".

اللہ رب العزت نے ابوبکر صدیق رضِی اللہ عنہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کی تعریف فرمائی اور ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾، "اور جو سچی بات لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی، وہی پرہیزگار ہیں". سچی بات لانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے ابوبکر صدیق رضِی اللہ عنہ ہیں.

اور اسی طرح تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر بات کی تصدیق فرمایا کرتے تھے، چنانچہ ابن مسعود رضِی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

کوئی حدیث بیان فرماتے تو یوں فرماتے: "حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ". "ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی، اور وہ صادق و مصدوق ہیں". یعنی ایسے سچے ہیں کہ جنکی سچائی کی گواہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے.

میرے بھائیو! ہم بھی ہر اس بات کی تصدیق کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، اس پر ایمان و یقین رکھتے ہیں، اس کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں، اُس سے محبت کرتے ہیں، اُسے سمجھتے ہیں، اور اپنے دینِ حنیف کی تعلیمات کے زیرِ سایہ اپنی عملی زندگی میں اُسے اَپناتے ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت سے محبت در حقیقت خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق در حقیقت آپکی رسالت کی تصدیق ہے. اے اللہ! جو کچھ تونے نازل فرمایا، ہمیں اُس پر یقین رکھنے والا بنا، اپنے نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والا بنا، اور ہمیں صدق و سچائی کے اَخلاق سے آراستہ فرما، اور اپنے اس قولِ کریم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَثْنَى عَلَى عِبَادِهِ الصَّادِقِينَ، وَجزَاهُمْ بِصِدْقِهِمْ جنَّاتِ النَّعِيمِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُدْوَةِ الصَّادِقِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ تَبِعَ هَدْيَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.**أَمَّا بَعْدُ :**

اے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اِسراء و معراج کا سفر، ایک ایسا سفر ہے جو صدق و تصدیق کے حقیقی معانی کو آشکارا کرتا ہے، تو صدق و سچائی کیا ہی عمدہ اخلاق ہے، اگر اسے ہم اپنی زندگیوں میں اجاگر کریں. میرے بھائیو! صدق و سچائی ایسا وصف ہے جو ہمارے نفوس کو پاکیزہ بناتا ہے، اور ہمارے دلوں کو اطمینان بخشتا ہے، جیسا کہ صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ» "سچائی دل کا سکون ہے". چُنانچہ سچے شخص کا دل ہمیشہ مطمئن، نفس پاکیزہ اور ضمیر خوش باش ہوتا ہے. تو میرے بھائیو! آئیں، ہم اس سفرِ اسراء و معراج کو صداقت اور تصدیق کا پیغام بنائیں؛ تاکہ یہ ہمارے لیے ایک یاددہانی بنے کہ ہم اپنے اعمال میں صداقت کو اپنائیں، اپنے بچوں کے ساتھ صدق و امانت داری کا سلوک کریں، اپنے ہر عمل میں سچائی کو شامل کریں، اور ہر مقام پر، حتیٰ کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بھی کوئی چیز شیئر کرتے وقت صدق و سچائی کو اپنا

وطیرہ بنائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کا منہ، ناک اور آنکھ پیچھے کی طرف چیر دیے گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو بتایا گیا: «إِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ، فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ» "یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے، تو جھوٹ بولتا ہے، اور اس کا جھوٹ دنیا بھر میں پھیل جاتا ہے"۔

میرے بھائیو! محض ایک جھوٹ پچھتاوے کا سبب بن سکتا ہے، ایک جھوٹ افواہوں کا دروازہ کھول سکتا ہے، اور جھوٹ بولنے والے کو مشکلات میں دھکیل سکتا ہے۔ لہذا، صدق وسچائی اختیار کریں تاکہ فلاح وکامیابی آپکا مقدر بنے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صادقین وصادقات، یعنی سچے مردوں اور سچی عورتوں کا ذکر فرمایا پھر ان سے جنت کا وعدہ کیا، اور فرمایا: ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾، "اللہ نے ان کے لیے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے"

.هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِالصِّدْقِ مُتَمَسِّكِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَأَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.